اسکو کافر و زندیق سمجھکر رات دن اسکے ردّ و تعاقب میں کیوں مصروف رہتا۔

تیسری درخواست بالمقابلہ عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا جواب

(جو اعاذہ کا نمبر ۴ ہے)

نقل درخواست

یہہ درخوست وساوس کے صفحہ ۲۰۰ میں کادیانی نے کی ہے اسکو ہم اسیکے الفاظ و عبارت سے نقل کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے صرف اسکی شروط و قیود پر نمبر لگاتے ہیں۔ کادیانی صاحب لکھتے ہیں "اس فیصلہ کے لیے احسن انتظام یوں ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مختصر جلسہ ہو کر منصفان[1] تجویز کردہ چند سورتیں قرآن کی جنکی عبارت اسّی[2] آیت سے کم نہو تفسیر کے لیے منتخب کرکے پیش کریں۔ اور پھر[3] بطور قرعہ اندازی کے ایک سورت ان میں سے نکالکر اُسی کی تفسیر معیار امتحان ٹہرائی جاوے اور اس تفسیر کے لیے یہہ[4] امر لازمی ٹہرایا جائے۔ کہ بلیغ فصیح زبان عربی اور مقفا عبارت میں قلمبند ہو۔ اور وہ دس[5] جز سے کم نہو۔ اور جسقدر[6] اس میں حقائق و معارف لکھے جائیں وہ نقل عبارت کی طرح نہو۔ بلکہ معارف جدیدہ اور لطائف غریبہ ہوں جو کسی دوسری کتاب میں پائے نہ جائیں اور[7] با ایں ہمہ اصل تعلیم قرآن سے مخالف نہوں۔ بلکہ اُنکی قوت اور شوکت ظاہر کرنے والی ہوں۔ اور[8] کتاب کے اخیر میں سو شعر لطیف بلیغ اور فصیح عربی میں نعت اور مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور قصیدہ درج ہوں۔ اور جس[9] بحر میں وہ شعر ہوں وہ بحر بہی بطور قرعہ اندازی کے اُسی جلسہ میں تجویز کیا جائے۔ اور فریقین کو اس کام کے لیے چالیس[10] دن کی مہلت دیجائے"!

سلہ۔ ناظرین۔ دیکھو یہ دس شرطیں ہیں جیسا کہ ہمنے صفحہ (۶۲) میں عرض کیا تہا۔ یا صرف تین جیسا کہ کادیانی نے تحریر ۱۹۔ اپریل ۱۸۹۳ء میں کہا ہے۔

اسکا جواب

یہ درخواست کادیانی کی کوئی نئی درخواست نہیں ہے۔ پہلے ہی وہ اپنے آسمانی فیصلہ کی صفحہ ۱۲ میں یہ درخواست کرچکا ہے۔ اور اسکا جواب دندان شکن جواب فیصلہ میں صفحہ ۲۷ وغیرہ نمبر ۱۔ جلد ۱۴ میں دیا گیا ہے۔ اور چونکہ کادیانی کو ایسے معتقد اور اسکی تصانیف کے ایسے ناظر مل گئے ہیں جو علم و فہم سے محض کوری ہیں۔ وہ کادیانی کے نئے رنگوں کو (جو گرگٹ کیطرح وہ بدلتا ہے) پہچان نہیں سکتے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ تو وہی پرانا ڈھکوسلہ ہے۔ جو آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۲ میں کادیانی دکھا چکا ہے۔ اور اسکا جواب بھی اسکو کافی وشافی مل چکا ہے۔ لہذا اس نئے پیرایہ اور نئے رنگ کا جواب اسیکے رنگ اور پیرایہ میں دیا جاتا ہے کہ

بہر رنگے کہ مے آئی شناسم۔

اور وہ یہ ہے

کادیانی صاحب میں آپکے مقابلہ میں عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کو حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ جب چاہیں اور جس مقام میں (بجز قادیان جسکی وجہ استثنا بیان ہو چکی ہے) لاہور میں خواہ بٹالہ میں جہاں چاہیں مجھے بلا لیں۔ میں فوراً حاضر ہو جاؤنگا۔ اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مدعی بنے ہیں۔ لہذا آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام و انتظام واجب ہے۔ آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں اور مجھے جلد بلا دیں اور اگر آپنے پسند کیا یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کر لیا تو اسی مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ وساوس کو جسپر آپکو اور آپکے تمام اتباع کو بڑا ناز ہے پیش کیا جائیگا۔ اور ایسا ہی آپکے سابق بیان کردہ اسرار و معارف و حقائق قرآن کو جو اپنے رسالہ فتح اسلام توضیح مرام۔ ازالہ اوہام اور وساوس میں بیان کئے ہیں۔ اسی مجلس علما میں پیش کیا جاویگا۔ ان عبارات کریہہ عربی کو سنکر اگر حاضرین بامذاق کو متلی شروع ہو گئی اور نیز بیان سے اور بھی اُن عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی ونحوی ادبی ثابت ہو گئیں اور آپکے سابق اسرار و حقائق کا کفر و الحاد ہونا ثابت ہو گیا۔ تو پھر آپکو دوبارہ امتحان دینے کے لیے عبارت آرائی اور حقائق فرمائی کی تکلیف اٹھانے

اور چالیس روز تک اس تکلیف کے لیے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ ہوگی اور آپکی حقیقت کس وناکس کو معلوم ہو جاویگی۔ اور اگر اس مجلس میں آپ کی سابق عربی دانی در صحیح عربی بن گئی اور آپکی ہر دو حقائق کی حقانیت ثابت ہو گئی تو پہر میں آپکے مقابلہ میں عربی میں تفسیر لکھونگا (اگر آپکی سابق عربی دانی و ہر دو ایمانی کی ہیبت دل پر چھا گئی تو) میں آپکے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپکو اسی مجلس میں بڑا عالم عربیت ادیب اور نکتہ رس و حقیقت شناس مان لونگا۔ اور آپکو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کرونگا۔ اب آپ اس مجلس کے انتظام و اہتمام میں توقف نکریں ورنہ اب کوئی عذر و چون و چرا انعقاد مجلس میں عمل میں نلاویں۔ اور اگر میری گذارش مذکور میں آپکو کچھہ عذر ہو تو اس عذر کو اسی مجلس میں پیش کریں اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں جیسا کہ خاکسار اس گذارش کی منظوری و عدم منظوری کی بابت اسی مجلس کے غلبہ رائے پر راضی ہو گیا ہے۔ مجلس سے پہلے اس عذر کو بذریعہ تحریر پیش کر کے ایک اور نئی تحریری بحث شروع نکردیں۔ جس سے مطلب اور مقصود دور پڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مینے آپ کی کسی شرط میں بالفعل گفتگو نہیں کی حالانکہ بہت سی شروط انمیں محل کلام ہیں۔ اس کلام نکرنے سے مجھے یہی خوف مانع ہوا ہے کہ مبادا شروط میں بحث شروع ہو کر دور جا پڑے۔ اور اصل مطلب ہاتھ سے جاتا رہے۔ اسی مجلس میں جو شرط محل کلام ہوگی اسکو پیش کر کے اسکا حاضرین کی غلبہ رائے سے فیصلہ کرایا جاویگا انشاء اللہ تعالے۔

ایک یہ گذارش بھی نامناسب نہیں ہے۔ اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب انصاف و بصیرت اسکو پسند کریگا کہ اس مجلس کے ارکان خصوصاً حضرات منصفین عربی علوم سے ماہر ہوں اور دین کے پابند اور علوم دین سے باخبر۔ صرف نیچری یا صرف مغربی علوم انگریزی وغیرہ کے مولوی ارکان مجلس و منصف نہوں۔ ایسے لوگ ارکان و منصف ہونگے تو وہ انصاف و موازنہ کیا کرینگے۔ ایسے لوگ تو حق کو ناحق کرینگے اور راست رو کو گمراہ کہینگے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔ ؎ اذا کان الغراب دلیل قوم ۔ سیہدیہم طریق الہالکینا +

آپکے خطاب میں اس درخواست کے متعلق صرف اسیقدر گذارش کرنا تھا۔ ذیل میں ناظرین اور آپکے اتباع میں سے بعض حق کے طالبین کی خدمت میں کچھ گذارش کیا جاتا ہے۔ حضرات آپ جانتے ہیں؟ یہ درخواست کادیانی کی کیسی ہے۔ اور یہ کیوں مجھسے درخواست کی گئی ہے۔ آپ پر روشن ہے کہ یہ درخواست ہماری ان ۵ سوالات کے جواب میں پیش ہوئی ہے جو ہمنے کادیانی کی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کے متعلق اپنی مراسلت نمبر ۲۰ مورخہ ۹ جنوری سنہ ۹۳ء میں کادیانی پر کئے تھے۔ کادیانی سے ان سوالات کے جواب میں کچھہ بن نہ پڑا۔ تو انکے مقابلہ میں یہ دعوے

کیا کہ آؤ ہمسے عربی ہیں اور شاعری میں مقابلہ کرلو۔ اس جواب کو دیکھکر مجھے ایک نقل یاد آئی جو مینے ایک معمر شخص میاں نظام الدین مرحوم ساکن محلہ سید مٹھہ لاہور سے سنی تھی۔ کہ کسی پیر مرد نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا تھا۔ جب سپیشل ڈیوٹی (خدمت خاص) کا وقت آیا تو آپ سے کچھ نہو سکا۔ اسپر اس عورت نے اُنکو شرمندہ کیا تو آپ اُسکی مقابلہ ہاتھہ اپنا نکالکر فرماتے کیا ہیں۔ کہ آؤ ذرا مردوں سے پنجہ تو لڑاؤ۔ یہی حال کادیانی کی اس جواب کا ہے۔ ہمارے ۸۵ سوال کا جواب باصواب دیکر پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا آپ ثابت نکر سکے تو آپ فرماتے ہیں آؤ عربی اور شاعری میں تو میرا مقابلہ کرو۔ اسکی جواب میں ادب سے عرض ہے کہ اس مقابلہ کے لئے بھی حاضر ہوں۔ مگر آپ پہلے میرے اُن سوالات کا جواب تو دیں مثلاً اگر آپ نجوم۔ رمل۔ جفر۔ مسمریزم نہیں جانتے اور ان لوگوں سے جنکا سوالات میں ذکر ہوا ہے کچھ نہیں سیکھا تو صاف انکار کریں۔ اور پھر اُن اعتراضات کا جواب دیں جو اس انکار پر وارد ہوتے ہیں اور ہونگے۔ اور اگر جانتے ہیں تو صاف اقبال کرکے یہ مان لیں کہ اس حالت میں آپکی اس پیشگوئی کا الہامی ہونا متعین و متیقن نہیں رہتا۔ اسی طرح جملہ سوالات کے جواب دیکر اُن نتائج و اعتراضات کو جو اُن جوابات سے پیدا ہوتے ہیں قبول کریں یا انکا جواب دیں اور اگر آپ ان سوالات کے جواب سے عاجز ہیں اور اس پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتے تو اس امر کا صاف اقرار کریں اور اس پیشگوئی کو واپس لیں اسکے بعد بالمقابلہ عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم و مؤید ہونے کی دلیل بتا دیں۔ یا کوئی دلیل اپنے الہامی اور مؤید من اللہ ہونیکی پیش کریں۔ اسکے کیا معنے اور کیا وجہ کہ جس پیشگوئی کے الہامی ہونے میں پہلی بحث درپیش ہے۔ اور اسپر ہمنے ۸۵ سوالات کئے ہیں انکو بلا جواب چھوڑ کر آپ بحث کو دوسری طرف لیجاتے ہیں کیا دنیا کے سبھی لوگ آپکے دام افتادہ حمقا کیطرح عقل و فہم و انصاف سے بالکل معرّی ہو گئے ہیں۔ کہ وہ آپکے اس داؤ کو نہ سمجھینگے اور آپکی اس درخوست کو لائق قبولیت و جواب خیال کرینگے۔ ہرگز نہیں۔ اے **ناظرین**۔ حق کی طالبین کادیانی تو دیدہ دانستہ یہہ دہوکہ دے رہا ہے۔ وہ کب بات کو کب مانیگا۔ آپ لوگ اپنے خداداد فہم و انصاف سے کام لیں اور اس دہوکہ بازی میں انکو ملزم کریں۔ وہ نہ مانے تو اسکے دجال ہونیکا یقین کریں اس **درخوست** کی وجہ اور حقیقت ناظرین کو معلوم ہوئی تو اب **انکو معلوم** ہو کہ تحریر متضمن درخوست مذکور میں کادیانی نے عجیب روباہ بازی کی ہے۔ منجملہ ہمارے ۸۵ سوالات کے صرف ایک سوال کا قطعی جواب دیا ہے اور چار سوالات کی جواب میں صرف روباہ بازی سے کام لیا۔ اور ناواقف مسلمانوں کو دہوکہ دیا ہے۔ لہذا اس تحریر کا جواب ایک مستقل اور جداگانہ مضمون میں دینا مناسب ہے جو ذیل میں معروض ہے۔

کادیانی کی پردہ دری

ہمارے سوالات کے جواب سے اس کی درماندگی

اور

اس درماندگی کی وجہ سے اسکا رجوع بہ فحش گوئی و دشنام دہی

جو اعاذہ رحمانی رد وساوس کادیانی کا نمبر ۵ ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنۂ پاکاں کند
چو حجت نماند جفا جوے را ✤ بپرخاش بر ظلم نہد روے را